تمام نعمتوں کے مالک تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو اولیاء کیسے مدد کرتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ جس کو جو بھی، جتنا بھی، جب بھی کچھ ملتا ہے، وہ تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے توسط اور توسل سے ہی ملتا ہے، لیکن بعض اوقات ان نعمتوں اور عطاؤں کو تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسط کے بجائے، صحابۂ کرام، اہلِ بیت عظام، سیدہ کائنات، حسنین کریمین، غوثِ اعظم رضوان اللہ علیہم اجمعین، یا دیگر اولیاء کرام کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ مجھے جو بھی ملتا ہے، جیسے بھی، جہاں سے بھی، جب بھی ملتا ہے، وہ انہی حضرات کے صدقے سے ملتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علاوہ ان حضرات کی طرف منسوب کرنا مناسب ہے؟ کیونکہ اگر ہر عطا اور خیر کو دوسرے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے جائیں گے، تو تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ انفرادی، مرکزی، اور حقیقی حیثیت تو نہیں رہے گی۔ برائے کرم میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مُنعِم حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے اپنی نعمتوں کے لئے وسائل مقرر فرمائے ہیں خواہ وہ وسائل قصد و اختیار والے ہوں یا وسیلہ محض ہوں اور ہر قسم کے اسباب و وسائل کی طرف نعمتوں کی نسبت قرآن و احادیث میں نہایت کثرت سے وارِد ہے. جس کی تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی کتاب "الامن والعلی" کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

انسان کا اپنے اوپر آنے والی نعمتوں اور عطاؤں کو عمومی طور پر تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابۂ کرام، اہلِ بیت عظام، سیدہ کائنات، حسنین کریمین، غوثِ اعظم رضوان اللہ علیہم اجمعین، یا دیگر اولیاء کرام کی طرف منسوب

کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ درحقیقت اُسی وسیلہ عظمیٰ کے وسیلہ در وسیلہ کی گواہی ہے جو اصل میں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَر سے جاری ہوتی ہے۔ اس نسبت سے نہ تو شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں کوئی کمی آتی ہے، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی انفرادیت و مرکزیت پر کوئی فرق پڑتا ہے۔ ہاں! کوئی خاص عطا، کسی خاص معنیٰ و مفہوم اور انداز میں کسی متعین ہستی کی طرف منسوب کی جائے تو اس کی پوری تفصیل سامنے رکھتے ہوئے کچھ مختلف کلام بھی ہو سکتا ہے۔

اولاً: خود کئی احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانی ثابت ہے کہ لوگوں کو اُن کے ضعیفوں اور کمزوروں کے سبب رزق دیا جاتا اور ان کی مدد کی جاتی ہے۔ یونہی احادیث کریمہ میں اولیائے کرام کی ایک قسم ابدالوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اُنہیں کی واسطہ و وسیلہ سے لوگوں کو رزق دیا جاتا، اُن کی مدد کی جاتی، اُن پر بارشیں نازل کی جاتی، اُن سے بلاؤں کو دور کیا جاتا اور اُن کی حاجت روائیاں کی جاتی ہیں۔ الغرض واضح طور پر نعمتوں کے ملنے کی نسبت بطورِ وسیلہ کے اُن کی طرف کی گئی ہے۔

ثانیاً: یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کائنات میں تصرفات و اختیارات رب کریم عزوجل کی عطا سے حاصل ہوئے ہیں، اسی طرح اولیائے کرام کو بھی کائنات میں تصرفات اور روحانی اختیارات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نیابت اور وسیلے سے ملے ہیں، لہذا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ عزوجل کے نائب و خلیفہ ہیں، اور یہ سب حضرات، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نائب و خلیفہ کی حیثیت سے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روحانی حکومت کے نمائندے ہیں۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات بالا کی طرف ہر نعمت کے ملنے کو منسوب کرنے میں اللہ عزوجل کی عطا کا انکار نہیں ہوتا، کیونکہ اصل دینے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اسی طرح کسی صحابی، اہل بیت، یا کسی بزرگ کی طرف نعمتوں کے ملنے کو منسوب کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرکزیت و انفرادیت میں کوئی فرق نہیں آتا، کیونکہ اولیائے کرام کو یہ نعمت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار سے ہی عطا ہوئی ہے، یعنی اللہ عزوجل عطا کرنے والا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم رب تعالیٰ کی عطا کو تقسیم فرمانے والے ہیں اور اولیائے کرام اس تقسیم کے اگلے وسیلے ہیں۔

ثالثاً : قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے حضور شفاعت فرمائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور علماء واولیاء اپنے عقیدت مندوں کی شفاعت فرمائیں گے ، کیونکہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ و سلم کے وسیلہ کے بغیر اللہ عزوجل تک رسائی نہیں ہو سکتی ، یونہی صحابہ کرام ، اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام علیہم الرحمۃ کے وسیلہ کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک بھی رسائی نہیں ہو سکتی ۔ تو جب اولیاء وعلمائے کرام کی شفاعت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کی مرکزیت ختم نہیں ہوگی ، تو پھر اولیائے کرام کی طرف نعمتوں کے ملنے کو منسوب کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرکزیت کیسے ختم ہو سکتی ہے ؟ یہ عمومی نسبت کے اعتبار سے کلام ہے ۔

رابعاً : اولیائے کرام کی طرف اس نسبت سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرکزیت ختم تو کیا ، بلکہ اس میں چار چاند لگ جاتے ہیں ، کیونکہ جس طرح نعمتوں کے ملنے کی نسبت جان عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف کرنے سے شانِ ربوبیت میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اس کے بیان میں اضافہ ہی ہوتا ہے کہ جس ذات کی عطا سے اُس کا نبی اتنے اختیار رکھتا ہے تو اس رب کے اختیارات کا کیا عالم ہوگا ۔ اسی طرح جب جان عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے توسل ووسیلہ سے اولیاء کرام کا یہ مقام ہے ، تو خود نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام ومرتبہ کس قدر اَرفع واعلیٰ ہوگا ۔

ترتیب وار جزئیات ملاحظہ کریں :

بہت سی حدیثیں ہیں جس میں رزق ، مدد ، بارشوں کے ملنے جیسی بہت سی نعمتوں کو اولیاء کی طرف منسوب کیا گیا ہے ۔ ان میں سے چند احادیث ملاحظہ ہوں :

صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک ہے : ”قال النبي صلى الله عليه وسلم: «هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم»“

ترجمہ : کیا تمہیں مدد اور رزق (کسی دوسرے سبب سے بھی) ملتا ہے ، سوائے تمہارے کمزوروں کے ۔ (صحیح البخاری ، جلد 4 ، صفحہ 36 ، رقم الحدیث : 2896 ، دار طوق النجاۃ)

مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس کی شرح میں فرماتے ہیں : ”یعنی اے سعد ! تمہاری سخاوت تو دولت سے ہے اور شجاعت طاقت وقوت سے مگر دولت ، قوت ، فتح ، (یہ سب) فقراء کی برکت سے (ہے) ۔ وہ تم حضرات کے لیے وسیلہ عظمٰی ہیں ۔ اس سے توسل ثابت ہوا ۔ یہاں مرقات میں فرمایا کہ فقراء مسلمین بندوں کے لیے قطب اور اوتاد ہیں جیسے خیمہ میخوں اور قطب چوب سے قائم ہے ایسے ہی دنیا ان لوگوں سے قائم ہے ۔

فقراء کی برکت سے بندوں کو رزق ملتا ہے، ان کے طفیل بارشیں ہوتی ہیں، غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ملنے کا ذریعہ یہ لوگ ہیں"۔ (مراۃ المناجیح، جلد7، صفحہ43، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مسند احمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول: «الأبدال يكونون بالشام، وهم أربعون رجلا، كلما مات رجل أبدل اللہ مكانه رجلا، يسقى بهم الغيث، وينتصر بهم على الأعداء، ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب»" ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ان میں سے ایک فوت ہوجاتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرا مقرر فرما دیتا ہے۔ انہی کی وجہ سے بارش دی جاتی ہے، انہی کی برکت سے دشمنوں پر مدد حاصل کی جاتی ہے، اور انہی کے سبب شام والوں سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد، جلد2، صفحہ231، رقم الحدیث: 896، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

کنز العمال کی حدیث مبارکہ ہے: "الأبدال في أمتي ثلاثون، بهم تقوم الأرض؛ وبهم تمطرون، وبهم تنصرون" ترجمہ: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر بارشیں نازل کی جاتی ہے اور انہیں کے باعث تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

اسی میں ہے: "إن الأبدال بالشام يكونون وهم أربعون رجلا، بهم تسقون الغيث، وبهم تنصرون على أعدائكم، ويصرف عن أهل الأرض البلاء والغرق" ترجمہ: ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس مرد ہوں گے، انہیں کے سبب تم بارش سے سیراب کئے جاؤ گے اور انہیں کے سبب تمہارے دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے گی، اور انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق کو دور کیا جائے گا۔

اسی میں ہے: "الأبدال في أهل الشام، وبهم تنصرون، وبهم ترزقون" ترجمہ: ابدال شام میں ہیں، وہ انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں اور انہیں کی وسیلہ سے رزق پاتے ہیں۔ (کنز العمال، جلد12، صفحہ186، رقم الحدیث: 34593، 34594، 34595، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ان مذکورہ احادیث اور دوسری بہت سی احادیث کو نقل کرنے کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "دیکھو! بشہادت خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا، مدد ملنا، مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی، یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگی، دین کی

عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیاء کے وسیلے، اولیاء کی برکت، اولیاء کے ہاتھوں، اولیاء کی وساطت سے ہے"۔ (فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ403، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب وخلیفہ ہیں، چنانچہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "امام اجل سیدی ابن حجر مکی ''جوہر منظم ''میں فرماتے ہیں:"انہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء۔" بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم وارادہ واختیار کردئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ310، 311، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اولیاء اللہ کو جو مراتب عطا ہوتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل سے ہی ہوتے ہیں، جیسا کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں: "ایں مرتبہ از ان مراتب کہ ہیچکس را از بشر نہ دادہ اند، مگر بہ طفیل این محبوبے بَرخے از اولیاء است اُو را شمہ از محبوبیت آن نصیب شدہ و مسجود خلائق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما" ترجمہ: یہ مرتبہ ان مراتب میں سے ہے جو کسی بشر کو (ذاتی طور پر) نہیں دیا گیا، مگر اس محبوب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے طفیل کچھ اولیاء کو عطا ہوا ہے، اور انہیں بھی یہ مقام اسی محبوبیت کے حصہ سے ملا ہے۔ وہ خلائق کے سجدہ گاہ (محترم ومکرم)، اور دلوں کے محبوب بن گئے، جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہما اللہ۔ (تفسیر عزیزی، جلد4، سورۃ الم نشرح، صفحہ229، مطبوعہ کوئٹہ)

اولیائے کرام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب وخلیفہ ہیں، چنانچہ فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الرؤفی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں خود روایت فرماتے ہیں: کان شیخنا الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمشی فی الھواء علی رؤوس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ماتطلع الشمس حتی تسلم علی وتجئی السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی مایجری فیھا ویجیء الشھر ویسلم علی ویخبرنی بمایجری فیہ، ویجیئ الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بمایجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی بمایجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ووارثہ فی الارض" ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر چلتے اور ارشاد فرماتے کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے؛ نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے؛ نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے؛ نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کیئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے، میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا وارث ہوں"۔ (فتاوی رضویہ، جلد 30، صفحہ 292، 293، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "اولیائے کرام کو اللہ عزوجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نیابت میں ملتے ہیں"۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 267، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ عزوجل کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات وسیلہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف اولیائے کرام وسیلہ ہیں، چنانچہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں فرمایا: "قرآن عظیم نے حکم فرمایا: و ابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اللہ کی طرف وسیلہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ۔ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی ہے، یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں اللہ عزوجل کے حضور وہ شفیع ہونگے اور ان کے حضور علماء و اولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے، مشائخ کرام دنیا و دین و نزع و قبر و حشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں۔

میزان الشریعہ میں ارشاد فرمایا: "قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقہاء والصوفیۃ ان ائمۃ الفقہاء والصوفیۃ کلہم یشفعون فی مقلدیہم ویلاحظون احدہم عند طلوع روحہ وعند سوال منکر ونکیر لہ وعند النشر و

الحشر والحساب والمیزان والصراط ولا یغفلون عنہم فی موقف من المواقف الخ۔" تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب الاجوبہ عن ائمۃ الفقہاء والصوفیہ میں کہ فقہاء اور صوفیہ سب کے سب اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے متبعین اور مریدین کے نزع کی حالت میں روح کے نکلنے اور منکر نکیر کے سوالات نشر و حشر اور حساب اور میزان عدل پر اعمال تلنے اور پل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے الخ(ت)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 464، 465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-808

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1447ھ/02 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net